اسلام میں جمہوریت نہیں!

اسلام میں جمہوری سلطنت کوئی چیز نہیں۔ اسلام میں محض شخصی حکومت کی تعلیم ہے۔ کثرتِ رائے پر فیصلہ کا مدار رکھنا اور کامل العقل کو ناقصین کی رائے کے تابع بنانا ظلم ہے۔ جس کا حماقت ہونا بدیہی ہے۔ بعض لوگوں کو یہ حماقت سوجھی ہے کہ وہ جمہوری سلطنت کو اسلام میں ٹھونسنا چاہتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام میں جمہوریت کی تعلیم ہے اور استدلال میں یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ

وشاورھم فی الامر

مگر یہ بالکل غلط ہے۔ ان لوگوں نے مشورہ کی دفعات ہی کو دفع کر دیا اور اسلام میں مشورہ کا جو درجہ ہے اس کو بالکل نہیں سمجھا۔

حضرت بریرہؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے بریرہؓ کیا اچھا ہو اگر تم اپنے شوہر سے رجوع کر لو۔ تو وہ دریافت فرماتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ کی ایک فرد ہے۔ اگر حکم ہے تو بسرو چشم منظور ہے۔ گو مجھ کو تکلیف ہی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا حکم نہیں صرف مشورہ ہے۔ تو حضرت بریرہؓ نے صاف عرض کر دیا کہ اگر مشورہ ہے تو میں اسکو قبول نہیں کرتی۔

لیجئے اسلام میں یہ درجہ ہے مشورہ کا کہ اگر نبی اور خلیفہ بدرجہ اولیٰ رعایا کے کسی آدمی کو مشورہ دیں تو اس کو حق ہے کہ مشورہ پر عمل نہ کرے اور یہ محض ضابطہ کا حق نہیں بلکہ واقعی حق ہے۔ چنانچہ حضرت بریرہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشورہ پر عمل نہ کیا تو حضور ﷺ ان سے ذرا بھی ناراض نہیں ہوئے۔ نہ حضرت بریرہؓ کو کچھ گناہ ہوا نہ ان پر کچھ عتاب ہوا سو جب امت اور رعایا اپنے نبی یا بادشاہ کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے اسلام میں مجبور نہیں تو نبی یا خلیفہ رعایا کے مشورہ سے کیونکر مجبور ہو جائے گا کہ رعایا جو مشورہ دے اسی کے موافق عمل کرے۔ اس کے خلاف کبھی نہ کرے۔ پس

"شاورھم فی الامر"

--------- سے صرف یہ ثابت ہوا کہ حکام رعایا سے مشورہ کر لیا کریں۔ یہ کہاں ثابت ہوا کہ انکے مشورہ پر عمل بھی ضرور کیا کریں اور اگر کثرتِ رائے بادشاہ کے خلاف ہو جائے تو کثیرین کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہے اور جب تک یہ ثابت نہ ہو اس وقت تک "شاورھم فی الامر" سے جمہوریت ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی۔

جب اسلام میں ایک معمولی آدمی بھی بادشاہ کے مشورہ پر مجبور نہیں ہوتا۔ تو تم بادشاہ کو رعایا کے مشورہ

بقیہ سرورق کے صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں